10واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات مورخہ 23اکتوبر 2014ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ خوراک

پنجاب میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے مزید گودام بنانے کی تفصیلات

*826: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں گندم کو ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش حکومت کے پاس موجود ہے کیا یہ گنجائش کافی ہے اور اگر نہیں تو اس گنجائش کو بڑھانے کے لئے حکومت کہاں کہاں مزید گودام بنارہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے پہلے فائبر گلاس کے بھڑولے استعمال کرنے کی تجویز تھی مگر اب کنکریٹ کے پختہ گودام بنانے کا منصوبہ ہے؟

(ج) مالی سال 14-2013ء کے لیے اس ضمن میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور اس سے گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش میں کتنا اضافہ متوقع ہے؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2013ء تاریخ ترسیل 9 اگست 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) محکمہ خوراک پنجاب کو حکومت کی طرف سے صوبہ میں خوراک کی ضرورت کے ہر سال تقریباً 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم خرید کرنے کا ہدف مقرر کیا جاتا ہے جبکہ محکمہ کے پاس گندم کو ذخیرہ کرنے کی معیاری ذخیرہ کاری گنجائش 2135900 میٹرک ٹن ہے۔ یہ گنجائش ضرورت کے مطابق کافی نہ ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	قسم ذخیرہ کار	تعداد	گنجائش ذخیرہ کاری
1	ہاؤس نائب گودام	1918	1699000 میٹرک ٹن
2	سائیلوز	21	82000 میٹرک ٹن
3	بنز	1151	41400 میٹرک ٹن
4	بنی شیل	211	313500 میٹرک ٹن
	کل گنجائش		2135900 میٹرک ٹن

اوپر بیان کردہ ذخیرہ گنجائش ناکافی ہے اسی سلسلہ میں 3 لاکھ ٹن گنجائش کے کنکریٹ سائیلوز کے منصوبے حکومت پنجاب کے زیر غور ہیں۔ پہلے مرحلہ میں ایک لاکھ ٹن گنجائش کے سائیلوز فاضل پور ضلع راجن پور، مانا احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان اور رکھ چھبیل ضلع لاہور میں بنانے کے لئے PC-1 تیار کر کے منظوری کے لئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو پیش کیا گیا۔ جو صوبائی ترقیاتی ورکنگ پارٹی کے اپنے اجلاس مورخہ 14-5-2011 کو منظور کر لیا تھا۔

مالی سال 2012-13ء میں مانا احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان میں 30,000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کے کنکریٹ سائیلوز کا تعمیراتی کام جاری ہے۔ انشاء اللہ یہ منصوبہ جون 2013ء تک مکمل ہو جائے گا۔ اس طرح فاضل پور ضلع راجن پور اور رکھ چھبیل ضلع لاہور میں بھی فنڈز مہیا ہونے پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(ب) جی نہیں۔ فائبر گلاس کے بھڑولے بنانے / گندم ذخیرہ کرنے کی کوئی بھی نہ ہے۔ کیونکہ فائبر گلاس کے بھڑولے گندم کا دباؤ برداشت نہ کر سکتے ہیں۔ تاہم کنکریٹ کے سائیلوز بنانے کے منصوبے پر کام جاری ہے۔ جس کی تفصیل جزو (الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 2013-14ء میں 100.00 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے اور اس سے گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش میں 30,000 میٹرک ٹن اضافہ متوقع ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2013ء)

سال 2013 گندم خرید کا ٹارگٹ و دیگر تفصیلات

*1220: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2013 میں صوبہ میں گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کتنا مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس کی خرید کیلئے محکمہ خوراک کو کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ج) اس کی خرید کے لئے صوبہ میں کل کتنے مستقل اور عارضی مرکز خرید گندم بنائے گئے تھے؟

(د) اس مقصد کے لیے کتنا باردانہ خرید کیا گیا ہے؟

(ہ) گندم کی خریداری کا طریقہ کار کیا مقرر کیا گیا؟

(و) گندم کی خرید کے لئے کتنی مدت مقرر کی گئ؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013ء   تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) سال 2013ء میں وفاقی حکومت نے پنجاب میں گندم خرچہ کا ٹارگٹ 10 لاکھ میٹرک ٹن مقرر کیا تھا۔

(ب) سال 14-2013ء میں پنجاب حکومت کو گندم کی خریداری کے لئے مبلغ 1158 ارب روپے فراہم کئے گئے۔

(ج) گندم خریداری کے لئے 376 عارضی و مستقل مراکز خریداری گندم قائم کئے گئے تھے۔ جن میں 193 مستقل اور 183 عارضی مراکز خریداری تھے۔

(د) سال 14-2013ء میں حکومت پنجاب نے گندم کی خریداری کے لیے مندرجہ ذیل باردانہ خرید کیا تھا:۔

1۔ جیوٹ بیگ = 20,000 گانٹھیں یعنی 60,00,000 بیگ (100 کلو گرام)

2۔ پولی پراپلین تھیلا = 47.380 گانٹھیں یعنی 4,73,80,000 تھیلا (50 کلو گرام)

(ہ) گندم خریداری کا مقصد کاشتکاروں کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ دلوانا تھا۔ جس کی تصدیق کے لئے متعلقہ محکمہ مال مع ریونیو ریکارڈ ہر سنٹر پر ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے تعینات کیا گیا جو کاشتکاران و رقبہ کاشتہ گندم کی تصدیق کرتا تھا تاکہ اسے باردانہ جاری کیا جاسکے اور آڑھتی / مڈل مین کی حوصلہ شکنی ہو اور گندم صرف اصل کاشتکار سے خرید کی جائے۔ تمام کاشتکاروں کو باردانہ کی منصفانہ تقسیم عمل میں لائی گئ۔ 50 بوری تک گندم کی قیمت کی فوری ادائیگی بذریعہ بنک نقد ادا کی گئ جس کے لئے اکاؤنٹ کا کھولنا ضروری نہ تھا۔

گندم کی قیمت کے علاوہ 7.50 روپے فی 100 کلو گرام ڈلیوری چارجز بھی ادا کئے گئے۔

چھوٹے کاشتکاروں کی سہولت کے لئے 50 بوری گندم تک متعلقہ سنٹر پر بھرائی کر کے خریدی گئ۔

50بوری تک باردانہ شخصی ضمانت پر دیا گیا۔ کاشتکاران کی شکایت کی فوری ازالہ کے لئے ڈسٹرکٹ، تحصیل اور خریداری مراکز کی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ جو موقع پر کاشتکار کی شکایت کا ازالہ کرتی تھیں۔ مذکورہ گندم خریداری پالیسی کی وجہ سے الحمداللہ اس سال پچھلے سالوں کی نسبت کاشتکاران بھائیوں کی طرف سے بہت کم شکایات موصول ہوئیں جو کسان دوست گندم خریداری مہم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(و) گندم کی خریداری کے لئے 45دن مقرر کئے گئے تھے۔

(تاریخ وصولی جواب14اکتوبر2013ء)

رمضان بازاروں کے لئے خریدی گئی چینی کی شوگر ملوں کو ادائیگی و دیگر تفصیلات

*1304: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رمضان بازاروں میں سستی چینی کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب نے کتنی چینی کس کس شوگر مل سے کس ریٹ پر خرید کی ہے؟

(ب) ہر شوگر مل کو کتنی رقم حکومت نے چینی کی خرید کے لئے ادا کی ہے؟

(ج) ہر شوگر مل سے کتنی چینی خرید کرنے کا معاہدہ ہوا اور ان سے کتنی چینی خرید کی گئی؟

(د) کس کس شوگر مل سے چینی کی خرید کے لئے ایڈوانس رقم کتنی کتنی دی گئی؟

(تاریخ وصولی15جولائی2013ء تاریخ ترسیل3ستمبر2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) رمضان بازاروں میں سستی چینی کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب نے کسی شوگر مل سے چینی خرید نہیں کی۔

(ب) مختص شدہ چینی شوگر ملوں سے باوساطت ڈیلر اٹھوائی گئی جس کی ادائیگی ڈیلر نے ازخود ملوں کو کی۔ لہذا حکومت نے چینی کی مد میں کوئی رقم ادا نہ کی ہے۔

(ج)حکومت پنجاب نے کسی شوگر مل سے چینی خرید کرنے کا کوئی معاہدہ نہ کیا ہے بلکہ پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن نے تمام ملوں کا کوٹہ مختص کیا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)حکومت پنجاب نے کسی شوگر مل سے چینی خریدنے کی ایڈوانس رقم نہ ادا کی ہے کیونکہ ہر شوگر مل سے نامزد ڈیلروں نے قیمت ادا کر کے چینی ہر ضلع کے رمضان بازاروں میں پہنچائی۔

(تاریخ وصولی جواب 17 ستمبر 2013ء)

ضلع لاہور: گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1672: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں گندم کے گودام کہاں کہاں ہیں۔اس وقت ان میں کتنی گندم سٹور ہے؟

(ب) کتنی گندم بغیر سٹور کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے؟

(ج)لاہور شہر کی ایک سال کی گندم کی ڈیمانڈ کتنی ہے؟

(د)ان گوداموں کا سال 12-2011ء اور 13-2012ء کے اخراجات بتائیں؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013ء تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع لاہور میں واقع گندم کے گودام اور ان میں مورخہ 30-10-13 تک موجود ذخیرہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام سنٹرز	مقدار ذخیرہ کردہ گندم (میٹرک ٹن)
1	مغل پورہ	43070۔ایضا۔
2	گلبرگ	5662۔ایضا۔
3	رکھ چھبیل	3215۔ایضا۔
4	رائیونڈ	997۔ایضا۔

	کل میزان	52944۔ایضا۔

(ب)ضلع لاہور میں کوئی گندم کی ڈیمانڈ کھلے آسمان کے نیچے موجود نہ ہے۔

(ج)لاہور شہر میں ایک سال کی گندم کی ڈیمانڈ 12,40,000 ٹن ہے۔

(د)ان دو سالوں کے دوران ان گوداموں کے اخراجات برائے کیمیائی دھونی، گوداموں کی لپائی و مرمت، بل بجلی اور ٹیلی فون وغیرہ کی مد میں اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	خرچ روپے
2011-12ء	48,59,272/-
2012-13ء	10,24,015/-
کل میزان	58,83,287/-

<u>(تاریخ وصولی جواب 6دسمبر 2013ء)</u>

لاہور: محکمہ خوارک میں بھرتیوں کی تفصیلات

*1673: <u>ڈاکٹر نوشین حامد</u>: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)یکم جنوری 2011 سے آج تک ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ لاہور کے تحت کتنے ملازمین کو کس کس گریڈ اور اسامی پر بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب)کیا ان ملازمین کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا؟

(ج)اگر ان ملازمین کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ کا طریقہ کار اور میرٹ لسٹ فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013ء تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف)دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ، لاہور ڈویژن میں جنوری 2011ء سے آج تک ہونے والی بھرتیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان ملازمین کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ج) اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر اور فوڈ گرین انسپکٹر کی اسامیوں پر تعیناتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر کی گئی۔ جبکہ دوسرے تمام اہلکاران کو سرکاری ملازمین کے تعیناتی اور شرائط کے قانون مجریہ 1974ء کی دفعہ 17-A کے تحت ان کے والد کی دوران ملازمت وفات یا طبی وجوہ پر نااہلی کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 13 دسمبر 2013ء)

فلور ملز کے تیار کردہ آٹے پر تحفظات اور حکومتی اقدامات

*2028: میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں جو فلور ملز Bagging کرنے کے بعد آٹا فروخت کر رہی ہیں۔اس پر کوئی لیبل نہ ہے، کیا اس سے Consumer Protection Right کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی؟

(ب) کیا Whole Wheat Flour اور Refined Wheat Flour کے علیٰحدہ علیٰحدہ سٹینڈرڈ حکومت نے Approve کئے ہیں تو اس کی کاپی مہیا کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک نے آٹے کے سٹینڈرڈ کو Approve کرنے کے بعد اس کو لیبل پر پرنٹ کرنے کا پابند کیا ہے اور پرنٹ نہ ہونے کی صورت میں کیا قانونی مواخذہ ہے؟

(د) کیا آٹے میں کیڑے پیدا ہونے کی وجہ Bag میں آکسیجن نکال کر نائیٹروجن بھرنے کے اصول پر عمل نہ کرنا ہے۔ کیا محکمہ خوراک اس کی Bagging کے اصولوں کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ہ) اگر پیکنگ پر سٹینڈرڈ پرنٹ نہیں ہے تو سیمپل لینے والے سیمپل پر کیا لکھ کر بھیجتے ہیں۔کیونکہ سیمپل ٹیسٹ لیبل پر دی گئی Specification کے مطابق کیا جاتا ہے؟

(و) صوبہ میں پچھلے تین سالوں میں ہر سال کتنے سیمپل ٹیسٹ کئے اور اس میں سے کتنے سیمپل ان فٹ ہوئے؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ فلور ملوں کو گندم حکومت مہیا کرتی ہے۔مگر فلور ملیں اس میں سے سوجی، میدہ، فائبر نکال کر آٹا عوام کو مہیا کرتی ہیں۔جس کو خرید نا عوام کی مجبوری ہے ؟

(ح) پنجاب میں کتنی فلور ملیں Whole Wheat Flour سپلائی کر رہی ہیں اور کیا اس کے لیبل پر اس کی Nutration Value بھی پرنٹ کی گئی ہے تاکہ سچائی کو محکمہ خوراک چیک کر سکے ؟

(ط) کیا محکمہ خوراک عوام کو گندم بحساب 4 کلو فی فرد فی ماہ (جیسا کہ انڈیا میں ہے) دینا پسند کرے گی تاکہ فلور ملوں کے خراب آٹا کی اجارہ داری سے جان چھڑائی جا سکے ؟

(ی) World Health Organization نے آٹا کی Fortification کے لئے جو سفارشات دی ہیں۔کیا محکمہ خوراک نے اس پر عمل درآمد کیا ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ان سفارشات پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 18 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) درست نہ ہے۔ پنجاب میں ہر فلور ملز کے 10 کلو گرام اور 20 کلو گرام تھیلا آٹا پیکنگ پر ہر مل کا مارکہ فلور مل کا نام، برانڈ، وزن، قیمت اور تاریخ پسائی درج ہوتی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے آٹا اور گندم کی دوسری مصنوعات کا معیار Pure Food Rules 2011 کے مطابق مقرر کیا ہوا ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

نمبر شمار	مصنوعات	حد معیار
A	تیار آٹا	
1	گرٹ	ناقابل برداشت
2	ایش (Ash) ایش (Acid in soluble)	1.5% سے زیادہ نہ ہو 0.1% سے زیادہ نہ ہو

3	گلوٹن خشک	8% کم از کم
4	تیزابیت	0.115% سے زیادہ نہ ہو
5	نمی	13% سے زیادہ نہ ہو
6	چوکر (Dietary Fiber) (Crude Fiber)	7.5% کم از کم 2.1% سے 2.5%
B	میدہ	
1	ایش (Ash) (Acid Insoluble)	0.5% سے زیادہ نہ ہو 0.05% تک
2	گلوٹن خشک	8% کم از کم
3	تیزابیت	0.115% سے زیادہ نہ ہو
4	نمی	13% سے زیادہ نہ ہو
C	سوجی	
1	کوالٹی	20 نمبر چھاننی سے گزر جائے لیکن 3% سے زیادہ چھاننی نمبر 100 سے نہ گزرے۔
2	گرٹ	گرٹ کے ساتھ، کرم خوردہ، الی اور خراب بو والی سوجی ناقابل برداشت ہے۔
3	ایش (Ash)	1% سے زیادہ نہ ہو
4	نمی	12% سے زیادہ نہ ہو
5	گلوٹن خشک	8% کم از کم
6	تیزابیت	0.115% سے زیادہ نہ ہو

(ج) آٹے کے approved سٹینڈرڈ درج بالا جزو (ب) کا لیبل پر درج ہونا لازمی نہ ہے۔ تاہم جزو (ت) میں درج معلومات پرنٹ نہ ہونے پر فلور ملز کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جس میں مل ہذا کو جرمانہ / کوٹہ بند کرنا شامل ہے۔

(د) آٹا کے تھیلا میں سے آکسیجن نکال کر نائٹروجن بھرنے کی اس وقت کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ آٹے میں کیڑے پیدا ہونیکی ممکنہ وجہ اس میں مقرر حد سے نمی کی زیادتی ہوتی ہے۔

(ہ) آٹا کی تھیلا کی پیکنگ پر سٹینڈرڈ کا لکھنا ضروری نہ ہے۔ کیونکہ متعلقہ لیبارٹری آٹا کا تجزیہ Pure Food Rules 2011 کے تحت کرنے کے بعد رزلٹ مرتب کرتی ہے۔

(و) گزشتہ تین سالوں میں سیمپل کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:۔

سال	کل سیمپل	ان فٹ سیمپل
2010-11ء	3700	1936
2011-12ء	5509	2164
2012-13ء	4123	1800
میزان	13332	5900

(ز) محکمہ خوراک پنجاب عام طور پر ستمبر سے اپریل تک اپنے ذخائر سے گندم کا اجراء فلور ملز کو کرتا ہے۔ جبکہ بقایا مہینوں میں فلور ملز مارکیٹ سے گندم خرید کر کے پسائی کرتی ہے۔ محکمہ خوراک پنجاب گندم سے آٹا اور دوسری مصنوعات بنانے کا ذکر اوپر جزو (ب) میں بیان کردہ ہدایات کے مطابق اور حکومت کے مقررہ کردہ نرخ پر کرواتا ہے تاکہ مارکیٹ میں بیکری، مٹھایاں، فاسٹ فوڈ اور دوسری گندم سے متعلقہ مصنوعات کی بنانے کا ذکر اوپر جزو (ب) میں بیان کردہ ہدایات کے مطابق اور حکومت کے مقرر کردہ نرخ پر کرواتا ہے۔ تاکہ مارکیٹ میں بیکری، مٹھایاں، فاسٹ فوڈ اور دوسری گندم سے متعلقہ مصنوعات کی عوامی ضروریات کا خیال رکھا جاسکے۔

(ح)اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب میں کوئی بھی فلور ملزWhole Wheat Flourتیار نہ کرتی ہے۔تاہم لیبل پر درج ذیل معلومات لکھی ہونالازمی ہے:۔

Weight------------------------Kg

Date of grinding---------------

Name of Flour Mills------------

Ex-Mill Price Rs. ---------------

Retail Price Rs. ----------------

(ط) محکمہ خوراک میں عوام کو4کلو گرام فی فرد مہیا کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(ی) Punjab Nutrition Guideline Notesکے مطابقP&Dڈیپارٹمنٹ نے آٹا میںIron Fortificationکی تجویز کولازمی قرار دیا ہے جس کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ2009ء کی روشنی میں نوٹیفیکیشن کی تیاری متعلقہ اتھارٹی میں زیر تکمیل ہے۔جبکہ پنجاب فلور ملزایسوسی ایشن نے اس سلسلہ میں مکمل تعاون کا یقین دلایاہےاور تجویز پیش کی کہ آئرن فورٹیفیکیشن کے قانون کو کم ازکم ایک سال تک مؤخر رکھا جائے تاکہ تمام فلور ملیں اپنے اپنے یونٹ میںPremixلگواسکیں۔جس کے بعد ہر فلور مل کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ آئرن فورٹیفائیڈ آٹا ہی تیار کرے۔

(تاریخ وصولی جواب17فروری2014ء)

صوبہ میں سٹور کی گئی گندم کی تفصیلات

*2134:میاں طارق محمود:کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ خوراک کے پاس اس وقت کل کتنی گندم سٹور ز ہے؟

(ب) کیایہ گندم اس سال کے لئے کافی ہے اگر نہیں توکیامزید گندم خرید کی جارہی ہے؟

(ج) یہ گندم صوبہ میں کس کس جگہ پر کتنی کتنی سٹور ہے؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 20 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) اس وقت محکمہ خوراک کے پاس مختلف اضلاع میں مورخہ 2013-12-03 تک 26,96,299 میٹرک ٹن گندم سٹور ہے۔

(ب) الحمد اللہ محکمہ خوراک کے پاس موجود سٹاک گندم نئی فصل آنے تک صوبہ کی ضرورت پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(ج) صوبہ میں سٹور گندم کی اضلاع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2014ء)

ضلع گجرات: گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2136: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں، کیا یہ گودام گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے کافی ہیں، اگر نہیں تو حکومت مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندم ذخیرہ کرنے کے لئے ڈنگہ ضلع گجرات کے ارد گرد کوئی گودام نہیں ہے؟

(ج) کیا حکومت ڈنگہ ضلع گجرات میں گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 20 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع گجرات میں تین جگہوں پر گودام موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام جگہ	گوداموں کی سٹوریج کیپسٹی (میٹرک ٹن)
1	پی آر سنٹر گجرات محلہ فیض آباد نزد ریلوے لائن	8000.000
2	پی آر سنٹر گجرات، سروس موڑ	3000.000
3	پی آر سنٹر لالہ موسیٰ، محلہ دھامہ	5000.000
	میزان	16000.000

ضلع گجرات میں تقریباً29000.000 میٹرک ٹن گندم خرید ہوتی ہے۔ باقی گندم گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کی جاتی ہے۔

(ب) یہ بالکل درست ہے کہ ڈنگہ ضلع گجرات کے ارد گرد کوئی گودام نہ ہے۔ ڈنگہ کے ارد گرد کی گندم خرید کر کے ڈنگہ میں گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کی جاتی ہے مزید ڈنگہ میں محکمہ کے پاس کوئی سرکاری زمین نہ ہے۔

(ج) محکمہ کے پاس پنجاب بھر میں 20لاکھ ٹن کے ذخائر کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے مطلوبہ وسائل فی الحال دستیاب نہ ہیں اس لئے مستقبل قریب میں حکومت ڈنگہ میں کوئی گودام بنانے کی پوزیشن میں نہ ہو گی۔

(تاریخ وصولی جواب 27 مئی 2014ء)

صوبہ بھر میں ملاوٹ شدہ اشیائکی سرعام فروخت ودیگر تفصیلات

*2297: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کیلئے ایکIndependentادارہ بنایاہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ اپنا کام صحیح طریقہ سے سرانجام نہ دے رہا ہے جس بناء پر ہر چھوٹے بڑے شہر کے سٹورز پر کھلے عام ملاوٹ شدہ اشیاء کی فروخت ہو رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس بارے میں کوئی سخت ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 31 اگست 2013ء   تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ بات درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لیے ایک Independent ادارہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012ء کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 (Punjab Food Authority Act, 2011) کے تحت قائم کیا تاکہ لوگوں کے لیے صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ فی الوقت پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف ضلع لاہور میں کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012ء کو معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں کے لئے صاف، ستھری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کو یقینی بنایا جاسکے اور اس سلسلے میں پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 2 جولائی 2012ء سے ضلع لاہور میں اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ ضلع لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے اب تک 82,107 جگہوں کا معائنہ کیا گیا اور 12694 نمونہ جات لیے گئے جو کہ ڈسٹرکٹ فوڈ لیبارٹری میں بھجوائے گئے اور فیل شدہ نمونہ جات پر کارروائی کے لیے متعلقہ کورٹس میں مقدمے دائر کیے گئے ہیں جس سلسلے میں اب تک 1,323 افراد کو جیل ہوئی۔ مزید براں اب تک 17,051 امپرومنٹ نوٹسز (Improvement Notices) دیئے گئے تاکہ خوراک کے معیار کو بہتر سے بہتر کیا جاسکے۔ ناقص صفائی اور غیر معیاری خوراک کی وجہ سے ضلع لاہور میں اب تک 1,142 مقامات کو سیل کیا ہے۔ ٹاؤن وائز رپورٹ منسلکہ "الف" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ مزید براں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف

ضلع لاہور تک محدود ہے اور جلد ہی پنجاب کے باقی تمام شہروں میں بھی پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اپنا کام شروع کر دے گی۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئیے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جا رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2014ء)

لاہور: ہوٹلوں میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت پکا کر فروخت کرنے کی تفصیلات

*2335: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے کئی ہوٹلوں میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت پکا کر فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ب) محکمے کے پاس ہوٹلوں میں مردہ اور بیمار جانور کے گوشت کو جاننے کا کیا Mechanism ہے؟

(ج) حکومت شہریوں کو حلال جانور کا گوشت کھلانے، مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری پنجاب اینملز سلاٹر کنٹرول ایکٹ (Punjab Animals Slaughter Control Act,1963) کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ مزید براں ذبح خانے (Slaughter houses) متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازاں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لیے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے۔ لہذا قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی

جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمز ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کی فراہمی کے لیے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہے۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014ء)

صوبہ میں دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹس و مضر صحت دودھ کی فراہمی کی تفصیلات

*2355: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیہاتوں میں جگہ جگہ دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں کیا قانون اس کی اجازت دیتا ہے، اگر اجازت نہ ہے تو حکومت اس کے سدباب کے لیے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں تک جو دودھ پہنچتا ہے وہ خالص نہیں ہوتا، کریم نکالنے کے بعد دودھ کی Specific gravity کو برقرار رکھنے کے لئے نہروں کا پانی ڈالا جاتا ہے جو دریاؤں سے آتا ہے جس میں صنعتی فضلہ اور سیوریج کا پانی ملا ہوا ہوتا ہے جو بعد ازاں مختلف بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ اس بیماریوں سے بھرے دودھ سے عوام کو بچانے کے لیے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 04 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 28 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011ء (Punjab Food Authority Act, 2011) کے مطابق کسی بھی ملاوٹ شدہ خوراک کے بنانے، بیچنے اور پیک کرنے کی اجازت نہ ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ملاوٹ شدہ دودھ کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی گئی اور دیہاتوں سے ضلع لاہور میں آنے والے دودھ کی چیکنگ کے لئے لاہور کے داخلی راستوں پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز کی جانب سے ناکے لگائے جاتے ہیں تاکہ دودھ کی کوالٹی کو چیک کیا جا سکے۔ دودھ کی ناقص کوالٹی ہونے کی وجہ سے موقع پر دودھ ضائع کروایا جاتا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز کی جانب سے ضلع لاہور میں اب تک 2771 دودھ کے سیمپلز لئے گئے جن میں سے 1,913 پاس ہوئے اور 858 فیل ہوئے اور 531 دوکانیں سیل کی گئیں۔ فیل شدہ سیمپلز کے خلاف قانون کے مطابق متعلقہ کورٹس میں کارروائی شروع کروادی گئی ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

Milk Samples July 2012 to February 2014				
Total Milk Samples	Failed Samples	Prosecuted Samples	Discarded (Liters)	Premises Sealed
2771	858	858	43075	531

(ب) ملاوٹ شدہ دودھ کی ترسیل اور فروخت کو روکنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور ضلع لاہور کے تمام داخلی راستوں پر دیہاتوں سے آنیوالے دودھ کو چیک کرنے کے لئے ناکے لگائے جاتے ہیں اور دودھ کی تمام دوکانوں پر ناقص دودھ کی فروخت کو روکنے کے لئے باقاعدگی سے چیکنگ کی جاتی ہے اور تینتالیس ہزار پچھتر (43075) لیٹر دودھ کو ناقص کوالٹی کی بناء پر موقع پر ضائع کروادیا گیا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ملاوٹ شدہ دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جا رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 جولائی 2014ء)

ضلع راولپنڈی: سستے بازاروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2374: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی 2013 میں رمضان میں کل کتنے سستے بازار کہاں کہاں لگائے گئے، ان میں سے پی پی 13 میں رمضان بازاروں کی تعداد کیا تھی؟

(ب) رمضان میں سستے بازاروں میں آٹے کی مد میں کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور کون کون سے بازار میں کتنی رقم خرچ کی گئی، آٹا کس قیمت پر خرید اگیا اور کس قیمت پر عوام کو دیا گیا؟

(تاریخ وصولی 05 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 29 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل 21 درج ذیل سستے بازار لگائے گئے تھے۔

(1۔ماڈل بازار)(2۔نواز شریف پارک)(3۔اعوان مارکیٹ)(4۔حیدری چوک)(5۔کری روڈ)(6۔ کمیٹی چوک)(7۔چوہڑ چوک)(8۔چونگی نمبر 22 (A)) (9۔چونگی نمبر 22 (B)) (10۔اڈیالہ روڈ)(11۔ گلزار قائد)(12۔ٹیکسلا سٹی)(13۔واہ)(14۔کلر سیداں)(15۔کوٹلی ستیاں)(16۔ کہوٹہ سٹی)(17۔مری سٹی)(18۔ گوجر خان سٹی)(19۔دولتالہ)(20۔ ناڑہ)(21۔ چک بیلی خان)

ان میں سے پی پی 13 میں دو سستے بازار لگائے گئے جو کہ کمیٹی چوک اور گلزار قائد تھے۔

(ب) دوران رمضان 2013ء ضلع راولپنڈی میں -/1523 روپے فی 40 کلو گرام مالیت والی گندم بحساب -/1100 روپے فی 40 کلو گرام فلور ملوں کو جاری کی گئی جس کے عوض فلور ملوں نے 220279 تھیلے آٹا وزنی 10 کلو گرام رمضان بازاروں میں مبلغ -/315 روپے

فی تھیلا فروخت کیا۔ بازار وائز فروخت کردہ تھیلا آٹا اور سبسڈی جو حکومت نے برداشت کی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 فروری 2014ء)

صوبہ میں غیر معیاری اور مہنگا آٹا فروخت کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*2963: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آٹا کی قیمت میں اضافہ کی کیا وجوہات ہیں اور حکومت اسے کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) صوبہ میں مہنگا اور غیر معیاری آٹا فروخت کرنے والی فلور ملوں کے خلاف پچھلے دو سال کے دوران کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 08 اکتوبر 2013ء تاریخ ترسیل 27 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) آٹا کی قیمت میں اضافہ کی اطلاعات بے بنیاد ہیں۔ تمام پنجاب میں فلور ملوں نے آٹا حکومت کے مقررہ نرخ پر فروخت کیا جو سارا سال وافر مقدار میں مارکیٹوں میں دستیاب رہا جبکہ حکومت پنجاب نے نہ ہی بین الاضلاعی اور نہ بین الصوبائی پابندی عائد کی۔ آٹا کی وافر مقدار میں فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے سستا بازار، اتوار بازار اور جمعہ بازاروں کا ہفتہ میں تین دن انعقاد بھی عمل میں لایا جاتا رہا جہاں آٹا Ex-Mill نرخ 20 Kg/765 روپے فروخت کیا گیا۔ اوپن مارکیٹ اور سستے بازار / اتوار / جمعہ بازاروں میں روزانہ کی بنیاد پر آٹے کی فراہمی اور قیمت کو محکمہ خوراک کے افسران چیک / مانیٹرنگ کرتے رہے اور روزانہ کی بنیاد پر مانیٹرنگ رپورٹ افسران بالا کو بھجوائی جاتی رہی۔

(ب) پنجاب میں نہ تو حکومت کے مقرر کردہ نرخوں سے زائد قیمت پر آٹا فروخت ہوا اور نہ ہی معیار کے بارے میں کوئی سنجیدہ شکایت موصول ہوئی تاہم معیار کو برقرار رکھنے کے لئے ایک مستقل مشق جاری رہتی ہے اور ملوں سے حاصل کئے گئے نمونہ جات کی تجزیاتی رپورٹوں پر کوتاہی کی مرتکب ملوں

کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے، جس کے تحت ملوں کو وارننگ، فوڈ گرین لائسنس کی معطلی یا جرمانہ کیا جاتا ہے۔ پچھلے دو سالوں کے دوران غیر معیاری آٹا فروخت کرنے والی ملوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے جرمانہ عائد کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ضلع	جرمانہ سال13-2012ء (روپے)	جرمانہ سال14-2013ء (روپے)
راولپنڈی	439071	1165020
اٹک	128000	217500
چکوال	371213	119000
جہلم	44000	143000
میزان	982284	1644520
لاہور	438923	2717918
قصور	127000	465875
شیخوپورہ	10000	226628
ننکانہ	38500	20000
میزان	613823	3430421
گوجرانوالہ	13000	569000
گجرات	28000	110000
سیالکوٹ	256000	298000
منڈی بہاؤالدین	89000	154000
نارووال	21000	168200
میزان	524000	1299200
مظفر گڑھ	132157	155000
ڈی جی خان	10000	1143786
راجن پور	10000	71500
لیہ	-	1474875

میزان	152157	2845161
سرگودھا	77000	1115493
خوشاب	37500	83000
میانوالی	363024	176000
بھکر	45000	50000
میزان	522524	1424493
ساہیوال	44000	127000
اوکاڑہ	78000	199000
پاکپتن	–	50000
میزان	122000	376000
ملتان	139500	723250
لودھراں	20000	125000
وہاڑی	–	201134
خانیوال	–	92000
میزان	159500	1141384
فیصل آباد	85000	153000
ٹی ٹی سنگھ	70000	121000
جھنگ	115500	112000
چنیوٹ	ـ	ـ
میزان	270500	386000
بہاول پور	411000	664000
بہاولنگر	56500	45000

رحیم یار خان	373000	595000
میزان	840500	1304000

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2014ء)

لاہور: جعلی مشروب ساز فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2997: باؤ اختر علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلعی فوڈ سکواڈ نے یکم جولائی 2011 سے 30 جون 2012 تک لاہور میں کتنی جعلی مشروب ساز فیکٹریوں پر چھاپے مارے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) کیا حکومت ملاوٹ کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان اور دیگر ملاوٹ کرنے والے افراد کے خلاف سخت سزا دینے کے لئے کوئی قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 10 نومبر 2013ء تاریخ ترسیل 29 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012ء کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011ء (Punjab Food Authority Act, 2011) کے تحت معرض وجود میں آئی۔ یکم جولائی 2011ء سے 30 جون 2012ء تک جعلی مشروبات ساز فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کے بارے میں متعلقہ ضلعی حکومت جوابدہ ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لیے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم جاری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محترم جناب وزیر اعلیٰ نے

پنجاب کے مزید اضلاع یعنی فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان اور گوجرانوالہ میں بھی کام کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں جس سلسلہ میں مذکورہ بالا اضلاع میں بھی جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014ء)

صوبہ میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت سزا دلوانے کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*3000: باؤ اختر علی: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے جس سے انتہائی مہلک امراض پیدا ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ Pure food ordinance میں مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے پر کوئی سزا مقرر نہ ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جرم کی سنگینی کے پیش نظر ذمہ دار افراد اور قصابوں کو کڑی سے کڑی سزا دینے کے لئے قانون ہذا میں جلد از جلد ترمیم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 نومبر 2013ء تاریخ ترسیل 29 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963ء (Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963) کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ مزید براں ذبح خانے (Slaughter houses) متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب

ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے۔ لہذا قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا پیرا گراف میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ مردہ یا بیمار جانور کے گوشت کو بیچنا قانوناً جرم ہے اور اس سلسلہ میں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963ء (Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963) کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ علاوہ ازیں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے۔

(ج) پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963ء (Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963) کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) پر گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری ہے۔

مزید براں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمز ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کی فراہمی کے لیے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014ء)

ضلع لیہ: فصل کماد کی کاشت اور سیلاب و سڑکوں کی بدتر صورتحال کی تفصیلات

***3073: سردار شہاب الدین خان سیہڑ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 263 لیہ کا تقریباً 80 فیصد علاقہ دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے، تمام علاقہ میں فصل کماد کی کاشت ہے اور لیہ شوگر ملز کو کماد دیا جاتا ہے اس حلقہ کے غریب کاشتکار سالانہ کروڑوں روپے شوگر سیس فنڈ کی کٹوتی دیتے ہیں تاکہ یہ فنڈز ٹوٹی ہوئی سڑکوں اور پلوں کی بحالی پر خرچ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیلاب کی وجہ سے جو سڑکیں اور پلیں ٹوٹ چکی ہیں ان کو مرمت اور بحال نہیں کیا گیا ہے جبکہ کرشنگ سیزن شروع ہونے والا ہے اور کھیت سے منڈی تک فصل کماد کا آنا بہت مشکل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد بار ڈی سی او صاحب لیہ اور دیگر متعلقہ اتھارٹیز کے نوٹس میں لانے کے باوجود ابھی تک اس پر عملدرآمد نہ ہو رہا ہے ہیں؟

(د) کیا حکومت شوگر سیس فنڈ سے مذکورہ حلقہ کی درج ذیل سڑکوں کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ ان کی فزیبلٹی رپورٹس بھی تیار ہیں؟

1۔ پختہ سڑکوں وارہ سیہڑاں سے شینہ والا لمبائی 7.5 کلو میٹر

2۔ پختہ سڑک کروڑ سے بصیرہ براستہ لکانی والا لمبائی 12 کلو میٹر

3۔ پختہ سڑک راجن شاہ سے بستی گورمانی براستہ بستی قاضی لمبائی 8.5 کلو میٹر

4۔ پختہ سڑک بستی شادو خان سے بستی قاضی براستہ بستی پتافی لمبائی 11.5 کلو میٹر

5۔ پختہ سڑک پل پین سے صوبے والا سمر انشیب 6 کلو میٹر

6۔ پختہ سڑک بھٹہ موڑ سے شاہ پور براستہ بنگلہ ناصر خان لمبائی 7 کلو میٹر

7 پختہ سڑک حیدر شاوالا سے راجن شاہ لمبائی 7 کلو میٹر

8۔ پختہ سڑک حیدر شاہ والا سے حسن چوک لمبائی 4.5 کلو میٹر

9۔ پختہ سڑک نوشہرہ سے بستی شادو خان روڈ لمبائی 5 کلو میٹر

10۔ پختہ سڑک کروڑ واڑہ سیہڑاں لمبائی 8 کلو میٹر

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑکوں کی اگر فوری مرمت نہ کروائی گئی تو شوگر ملز تک کماد کی سپلائی ناممکن ہو جائے گی لہذا حکومت پنجاب سے درخواست ہے کہ جناب کین کمشنر پنجاب کو آرڈر دے کر فوری طور پر فنڈز ریلیز کریں؟

(تاریخ وصولی 4 نومبر 2013ء تاریخ ترسیل 20 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 263 لیہ کا بیشتر علاقہ دریائے سندھ کے کنارے آباد ہے جو کہ کماد کی فصل کا علاقہ ہے۔ شوگر کین سیس فنڈ جو سالانہ اکٹھا ہوتا ہے اس میں تمام کاشتکاران سے 1 روپے فی من کی کٹوتی کی جاتی ہے اور 1 روپے فی من شوگر ملز اپنا حصہ ڈالتی ہے۔ ان فنڈز سے نئی سڑکوں کی تعمیر / بحالی / پلیوں کی بحالی کی جاتی ہے۔ سکیموں کی منظوری کے لیے باقاعدہ ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی موجود ہے۔ جس میں ضلع انتظامیہ کے سربراہ / ملز انتظامیہ / کاشتکار / محکمہ زراعت / خوراک اور ورکس کے افسران ممبر ہوتے ہیں۔ باہمی غور و خوض صلاح مشورے سے ان کی منظوری دی جاتی ہے۔ پھر یہ ڈویژنل شوگر کین سیس کمیٹی ڈیرہ غازی خان منظوری کے لیے بھیج دی جاتی ہے۔ اس میں ڈویژنل انتظامیہ کے سربراہ چیئرمین / ملز انتظامیہ / کاشتکار / محکمہ زراعت / خوراک اور ورکس کے سبھی ممبران ان کی منظوری دیتے ہیں۔ منظوری ملنے کے بعد ان پر کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ مالی سال 14-2013ء کے دوران شوگر سیس فنڈز کی دستیاب مالیت تقریباً 8 کروڑ روپے ہے جن سے 3 سکیموں کے ٹینڈر ہو چکے ہیں۔ دیگر 5 سکیموں کی ڈویژنل شوگر کین سیس کمیٹی سے منظوری ملنے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) سیلاب کی وجہ سے جو سڑکیں اور پلیاں متاثر ہوئی تھیں وہ عارضی طور پر بحال کر دی گئیں تاکہ کھیت سے منڈی تک کماد لانے میں کوئی مشکل نہ ہو۔

(ج) شوگر سیس پروگرام کے فنڈز محدود ہوتے ہیں۔اس حلقہ پی پی 263 لیہ میں 3 سکیمیں شوگر سیس پروگرام 14-2013ء لی گئی ہیں۔ان میں سے 1 سڑک کے ٹینڈر ہو چکے ہیں۔بقایا 2 سڑکات ڈویلپمنٹ کمیٹی لیہ سے منظور ہو کر شوگر کین سیس کمیٹی ڈیرہ غازی خان کو منظوری کے لیے بھجوادی گئی ہیں۔

(د) ان میں سے تین سڑکات شوگر سیس پروگرام میں مرمت کے لیے شامل کر لی گئی ہیں نیز یہ تمام سڑکیں عارضی طور پر بحال کر دی گئی ہیں۔فنڈز برائے سال 14-2013ء کرشنگ سیزن ختم ہونے کے بعد ریلیز کر دیا جائے گا۔ جس سے بقایا مرمت کا کام بھی مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس فنڈز مبلغ -/14,74,09,066 روپے برائے سال 2010-11ء، 12-2011ء اور 13-2012ء ڈسٹرکٹ لیہ کو ریلیز ہو چکے ہیں۔سال وائز تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن سے سڑکوں کی عارضی طور پر بحالی کر دی گئی تھی۔فنڈز برائے سال 14-2013ء کرشنگ سیزن ختم ہونے کے بعد ریلیز کر دیا جائے گا جس سے بقایا مرمت کا کام بھی مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 20 مارچ 2014ء)

ضلع مظفر گڑھ: شیخو شوگر مل میں بنائی گئی چینی و دیگر تفصیلات

*3133: ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخو شوگر مل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ نے پچھلے 5 سال کرشنک سیزن میں کتنے من گنا کرش کیا، اس سے کتنے من چینی بنائی گئی؟

(ب) پچھلے 5 سال میں شوگر سیس کی مد میں کتنے فنڈز جمع کروائے اور ان سے علاقہ میں موجود سڑکات کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے اور کون کون سی سڑکات مرمت کروائیں نیز کون کون سی نئی سڑکات تعمیر کروائی گئیں، ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2013ء   تاریخ ترسیل 3 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) شیخو شوگر مل کوٹ ادو مظفر گڑھ نے پچھلے 5 سالوں میں 5,739,043 میٹرک ٹن گنا کرش کیا جس سے 521,316 میٹرک ٹن چینی بنائی گئی۔ پچھلے 5 سالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	گنا کرش (میٹرک ٹن)	چینی کی پیداوار (میٹرک ٹن)
1	2009ء	904,501	78,910
2	2010ء	849,252	75378
3	2011ء	1,125,635	98,926
4	2012ء	1,405,792	128,477
5	2013ء	1,453,863	139,625
		ٹوٹل:5,739043	ٹوٹل: 521,316

(ب) پچھلے 5 سالوں میں شوگر کین سیس فنڈ میں مبلغ -/188,71,523 روپے جمع کروائے گئے اور 14 سکیموں کی منظوری علاقہ میں موجود سڑکات کی بہتری، سڑکات کی مرمت اور نئی سڑکات کی تعمیر کے لئے دی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سکیموں کے نام	منظور شدہ تخمینہ (ملین روپے)	کل اخراجات (ملین روپے)	ریمارکس
1	مرمت پکی سڑک سناواں چوک منڈا سے محمد چوک سے لکھ موڑ، 3.50 تا 7.50 کلو میٹر = 4 کلو میٹر	8.655	8.621	کام مکمل ہوا
2	مرمت پکی سڑک ریلوے سٹیشن گرمانی سے نور بنگلہ۔ لمبائی 13.00 کلو میٹر	19.281	17.964	کام مکمل ہوا

3	مرمت پکی سڑک جی ٹی روڈ لیہ سے بستی جنون۔ لمبائی 2.50 کلومیٹر	5.573	5.718	کام مکمل ہوا
4	تعمیر پکی سڑک بھکی چوک سے بستی بڈھے والا۔ لمبائی 2.50 کلومیٹر	9.182	8.182	کام مکمل ہوا
5	تعمیر پکی سڑک چاہ وریاں والا سے ہیڈ چنن والا۔ لمبائی 3.50 کلومیٹر	12.117	11.124	کام مکمل ہوا
6	مرمت پکی سڑک سناواں لنگر سرائی روڈ۔ لمبائی 35.96 کلومیٹر	17.081	15.740	کام مکمل ہوا
7	تعمیر پکی سڑک ہیڈ دادو والا روڈ (لموری اڈا سے چاہ ٹبہ سے شیخو شوگر مل۔ لمبائی 2.00 کلومیٹر)	8.172	7.194	کام مکمل ہوا
8	مرمت پکی سڑک سناواں کوٹ ادو روڈ سے شیخ عمر۔ لمبائی 4.00 کلومیٹر	9.266	6.966	کام مکمل ہوا
9	تعمیر پکی سڑک بند سناواں روڈ سے سرور والی روڈ۔ لمبائی 1.00 کلومیٹر	5.230	3.0317	کام مکمل ہوا
10	مرمت پکی سڑک سناواں لنگر سرائی روڈ۔ لمبائی 33.96 کلومیٹر	18.911	16.558	کام مکمل ہوا
11	تعمیر پکی سڑک ہزارہ مائنر سے احسان پور۔ لمبائی 2.00 کلومیٹر	11.301	7.637	کام مکمل ہوا
12	تعمیر پکی سڑک ایس ایس چوک سے چکر داری۔ لمبائی 3.00 کلومیٹر	15.081	13.505	کام مکمل ہوا
13	تعمیر پکی سڑک جانو شاہ والا سے سپر نمبر 1۔ لمبائی 1.50 کلومیٹر	7.745	5.720	کام مکمل ہوا

14	توسیع سڑک سناواں سے لنگر سرائی روڈ۔ لمبائی 33.94 کلومیٹر	32.331	22.438	کام مکمل ہوا
		179.656	119.399	کام مکمل ہوا

(تاریخ وصولی جواب 28 جنوری 2014ء)

فیصل آباد: گوداموں کی تفصیلات

*3151: میاں طاہر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ خوراک کے گودام کہاں کہاں ہیں ہر گودام پر کتنی گندم سٹور کی جا سکتی ہے؟

(ب) ان گوداموں پر اس وقت کتنی گندم سٹور کی گئی ہے یہ کس کس سال کی ہے؟

(ج) ان گوداموں پر کتنے ملازم تعینات ہیں، تفصیل عہدہ و گریڈ وائز بتائیں؟

(د) ان گوداموں کے سال 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کے اخراجات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل 29 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ خوراک کے گودام 16 جگھوں پر واقع ہیں جن کی استعداد ذخیرہ کاری 1,84,500 میٹرک ٹن ہے۔ مرکز وار استعداد ذخیرہ کاری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں جن گوداموں پر اس وقت گندم ذخیرہ کی گئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد کے مراکز ذخیرہ گندم پر درج ذیل تعداد میں ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

عہدہ	گریڈ	تعداد
اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	15	4
فوڈ گرین انسپکٹر	12	24
فوڈ گرین سپروائزر	09	2
پلانٹ آپریٹر	11	1
الیکٹریشن	05	1
ویلڈر	05	1
فٹر	05	1
وے برج آپریٹر	02	60
خاکروب	02	9

(د) ضلع فیصل آباد کے گوداموں کے سال 2011-12ء، 2012-13ء اور 2013-14ء کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، تاہم اخراجات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

سال	اخراجات (روپے)
2011-2012ء	48,40,987.00
2012-2013ء	51,72,654.00
2013-2014ء	9,60,983.00

<u>(تاریخ وصولی جواب 17 مارچ 2014ء)</u>

<u>فیصل آباد: فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*3152: <u>میاں طاہر</u>: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں کتنی فلور ملز کہاں کہاں ہیں، ان کے مالکان کے ناموں کی تفصیل بتائیں؟

(ب)ان میں سے کتنی فلور ملز بند پڑی ہیں اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ج)ان فلور ملز کو گندم فراہم کس طرح، کون کرتا ہے؟

(د)ان فلور ملز سے محکمہ کو سالانہ کتنی رقم ملتی ہے؟

(ہ)ان میں سے کس کس فلور مل کو محکمہ نے کب سے بند کر رکھا ہے اور کس بناء پر بند کیا ہوا ہے؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل 29 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع فیصل آباد میں 46 فلور ملز ہیں۔ان کی تفصیلات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں تمام فلور ملز چالو حالت میں ہیں۔

(ج)فلور ملز کو گورنمنٹ پالیسی کے تحت متعلقہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر قیمت خزانہ سرکار میں جمع کروانے کے بعد گندم جاری کرتا ہے۔ جاری کردہ گندم کی ملزوار تفصیل Annex-B کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام فلور ملز گورنمنٹ پالیسی کے تحت اپنے فوڈ گرین لائسنس کی تجدید کی مد میں سالانہ -/23000 روپے بحساب -/500 فی لائسنس جمع کروتی ہیں۔اس کے علاوہ سال 2012ء کے اندر -/85000 روپے اور 2013ء میں -/153000 روپے جرمانہ کی مد میں رقم خزانہ سرکار میں جمع کروائے گئے ہیں۔ ملزوار جرمانہ کی تفصیل Annex-C اور Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔لائسنس پالیسی Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ)ضلع فیصل آباد میں اس وقت کوئی فلور ملز بند نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2014ء)</u>

لاہور: فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***3163: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) لاہور میں کتنی فلور ملز ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی فلور ملز باقاعدہ این او سی حاصل کر کے لگائی گئی ہیں اور کتنی بغیر این او سی کے لگائی گئی ہیں؟

(ج) ہر فلور ملز کو سالانہ کتنی گندم محکمہ فراہم کرتا ہے اور ان کو یہ گندم کس طریق کار Criteria کے تحت فراہم کی جاتی ہے؟

(د) کیا محکمہ کو ان فلور ملز پر چیک اینڈ بیلنس کا اختیار ہے؟

(ہ) کس کس مل کو سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 میں کس بناء پر محکمہ نے جرمانہ کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل 30 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) لاہور میں کل 65 فلور ملز ہیں۔ ان فلور ملز کے نام اور مالکان کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فلور ملز لگانے کے لئے این او سی کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) ہر سال حکومت پنجاب کی جاری کردہ پالیسی کے مطابق فلور ملوں کو گندم جاری کی جاتی ہے۔ رواں سال ضلع لاہور میں 30 بوری فی باڈی روزانہ اور دیگر اضلاع میں 20 بوری فی باڈی روزانہ کے حساب سے گندم جاری کی جارہی ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ کو فلور ملز پر چیک اینڈ بیلنس کا اختیار حاصل ہے اور کسی بھی قسم کی بے قاعدگی پر متعلقہ فلور مل کے خلاف فوڈ گرین لائسنسنگ کنٹرول آرڈر 1957ء کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ہ) فلوز ملز کو آٹے میں زائد نمی ودیگر بے ضابطگیوں کی بناء پر عائد کردہ جرمانہ کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23مارچ 2014ء)

میانوالی: گندم کے گوداموں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*3388: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں اور کتنی مقدار میں گندم سٹور کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندم کھلے میدانوں میں بھی سٹور کی جاتی ہے، کھلے میدانوں میں سال 2013ء میں کتنی گندم سٹور کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل یکم اپریل 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع میانوالی میں گندم سٹور کرنے کیلئے گوداموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تعداد گودام	سٹوریج (میٹرک ٹن)	سٹوریج (میٹرک ٹن)
1	میانوالی	07	9500
2	پپلاں	01	1000
3	ماڑی انڈس (گورنمنٹ)	02	2000
	ماڑی انڈس (افغان)	04	4000

(ب) جی ہاں کھلے میدانوں میں سال 2013 میں سٹور کی گئی گندم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سنٹر	مقدار گندم (میٹرک)
1	میانوالی	3651
2	پپلاں	9156

3	واں بھچراں	9837
4	عیسیٰ خیل	6191
5	سوانس موڑ	3916

(تاریخ وصولی جواب 14 مئی 2014ء)

ضلع میانوالی میں قائم فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

*3393: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کل کتنی فلور ملز ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان ملز کو 2011ء اور 2012ء میں کتنی گندم فراہم کی گئی؟

(ج) کتنی ملز پر گندم فروخت کرنے کا الزام ہے اور ان کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل یکم اپریل 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع ہذا میں دس عدد فلور ملز واقع ہیں:۔

نمبر شمار	نام فلور ملز	نام مالکان
1	شاندار فلور ملز ہرنولی	حزب اللہ خان
2	محمد حسین فلور ملز واں بھچراں	احمد خان بھچر
3	حمزہ فلور ملز واں بھچراں	حفیظ الرحمان
4	میانوالی فلور ملز میانوالی	حاجی امان اللہ خان
5	مصطفیٰ فلور ملز میانوالی	کریم نواز خان ٹھیکیدار / مالک ضیاء اللہ خان
6	عظیم فلور ملز واں بھچراں	شیخ محمد عظیم
7	پائی خیل فلور ملز پائی خیل	سجاد علی خان

8	بھچر فلور ملزواں بھچراں	ملک ظفر احمد
9	عظیم فلور ملز دتہ خیل	محمد عظیم خان
10	فائن فلور ملز عیسیٰ خیل	سیف اللہ وزیر

(ب) ان فلور ملز کو 2011ء اور 2012ء میں جاری کی گئی گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام فلور ملز	2011ء (میٹرک ٹن)	2012ء (میٹرک ٹن)
1	شاندار فلور ملز ہرنولی	5599.350	5597.680
2	محمد حسین فلور ملزواں بھچراں	170.000	2599.900
3	حمزہ فلور ملزواں بھچراں	5935.550	4358.820
4	میانوالی فلور ملز میانوالی	1835.800	1139.730
5	مصطفیٰ فلور ملز میانوالی	1362.315	825.301
6	عظیم فلور ملزواں بھچراں	485.000	1036.000
7	پائی خیل فلور ملز پائی خیل	235.760	936.799
8	بھچر فلور ملزواں بھچراں	830.200	636.200
9	عظیم فلور ملز دتہ خیل	1240.000	876.000
10	فائن فلور ملز عیسیٰ خیل	1541.650	1830.150

(ج) دوران سکیم 13-2012ء فلور ملز کو کم سپلائی آٹا پر درج ذیل جرمانہ عائد کیا گیا۔

نمبر شمار	نام فلور ملز	جرمانہ
1	فائن فلور ملز عیسیٰ خیل	مبلغ -/78438 روپے
2	مصطفیٰ فلور ملز میانوالی	مبلغ -/52010 روپے
3	پائی خیل فلور ملز پائی خیل	مبلغ -/233553 روپے

(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2014ء)

سرگودھا: چشتیہ شوگر ملز کا گنے کے کاشتکاروں کو عدم ادائیگی کا مسئلہ

*3409: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چشتیہ شوگر ملز، سرگودھا نے 2012-2010 کے دورانیہ کے کتنے غریب کاشتکاروں کو ابھی تک گنے کے پیسے نہیں دیئے، جن کی سی بی آر لیے وہ دربدر پھر رہے ہیں، ان کاشتکاروں کے نام، پتہ جات مع رقم جس کی ابھی تک ادائیگی نہیں ہوئی، تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ب) کیا حکومت ان کاشتکاروں کو رقم کی ادائیگی کروانے اور مذکورہ مل کے خلاف تاخیر کرنے پر تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) چشتیہ شوگر ملز، ضلع سرگودھا کے ذمے سال 2012-2010ء تک مبلغ -/2,93,37,808 روپے واجب الادا ہیں۔ ان کاشتکاروں کے نام مع پتہ اور رقم کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں تحصیل و ضلع سرگودھا انتظامیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:۔

1) مل مالک / انتظامیہ کے خلاف 14 FIRs رجسٹرڈ کرائی گئی ہیں۔ FIR کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

2) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحب سرگودھا کی طرف سے مل مالکان و انتظامیہ کے کمرشل بنک اکاؤنٹس منجمند کرنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔

3) مزید برآں چشتیہ شوگر مل کو حتمی شوکاز نوٹس جاری کیا گیا ہے تاکہ مل انتظامیہ سے Recovery Under Land Revenue Act عمل میں لاکر کاشتکاروں

کو گنے کے واجبات ادا کئے ہیں۔ مل انتظامیہ کو مورخہ 2014-05-12 کو طلب بھی کیا گیا ہے۔ کاپی (ج) ایوان کی میز پر کھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2014ء)

گندم و دیگر اجناس کی امداد قیمت مقرر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3494: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کا کام صرف گندم کی فصل کی امداد قیمت مقرر کرنا، ملوں کو گندم کی سپلائی کرنا اور آٹے کی قیمت پر کنٹرول کرنا ہے؟

(ب) کیا محکمہ نے چاول، دالیں، سبزیاں، مکئی اور باجرہ کی کوئی امداد قیمت مقرر کی ہے یا کاشتکاروں کو مڈل مین کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے؟

(ج) کیا شوگر بھی محکمہ خوراک کے کنٹرول میں آتی ہے کیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال گنے کی قیمت 170 روپے فی من قیمت مقرر کی گئی، جس سے کسان کے اخراجات بھی پورے نہ ہوئے ہیں کیا گنے کا سیزن شروع ہونے سے پہلے اس کی امداد قیمت مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل 31 مارچ 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) گندم کی امدادی قیمت وفاقی حکومت مقرر کرتی ہے۔ یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب فلور ملوں کو گندم جاری کرتا ہے اور مارکیٹ میں آٹے کی حکومت کے مقررہ نرخ پر دستیابی کو یقینی بنایا ہے۔

(ب) محکمہ خوراک پنجاب حکومت کے مقررہ نرخ پر صرف گندم کی خریداری کرتا ہے۔

(ج) شوگر محکمہ خوراک کے کنٹرول میں نہیں آتی، بلکہ محکمہ خوراک شوگر کی رسد اور طلب پر نظر رکھتا ہے۔ کین کمشنر پنجاب، محکمہ خوراک شوگر ملوں سے گنے کے کاشتکاروں کی ادائیگیاں اور شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کی ریکوری کو یقینی بنایا ہے۔

یہ بات درست ہے کہ محکمہ خوراک نے پچھلے سال گنے کی قیمت -/170 روپے فی 40 کلو گرام مقرر کی تھی۔

اس ضمن میں مندرجہ ذیل عوامل کو مدنظر رکھا گیا تھا:۔

(1) کھاد، ڈیزل، بیج، چینی کے موجودہ اسٹاک اور بین الاقوامی چینی کی قیمت:۔

سابقہ سال ڈیزل اور کھاد کی قیمتوں کا موازنہ پر معمولی اتار چڑھاؤ پایا گیا مگر اس کے برعکس چینی کا سٹاک وافر مقدار میں موجود ہونے کے باعث چینی کے ملکی نرخ میں کوئی زیادہ ردوبدل نہ پایا گیا۔ مزید برآں ایگریکلچر پالیسی انسٹیٹیوٹ اسلام آباد نے پچھلے سال کی گنے کی قیمت خرید کو برقرار رکھنے کی سفارش بھی کی تھی۔

ہر سال کی طرح کرشنگ سیزن شروع ہونے سے قبل حکومت پنجاب گنے کے کاشتکاروں اور شوگر مل مالکان کی باہمی مشاورت سے گنے کی کم سے کم قیمت خرید مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2014ء)</u>

<u>سابقہ ادوار میں خوراک ذخیرہ کرنے کے لئے گودام بنانے کی پالیسی کی تفصیلات</u>

*3565: <u>جناب امجد علی جاوید</u>: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ ادوار میں نجی شعبہ کے تعاون سے خوراک ذخیرہ کرنے کیلئے گودام بنانے کی پالیسی بنائی گئی تھی کیا یہ سکیم اب بھی موجود ہے؟

(ب) اگر جزو "الف" کا جواب اثبات میں ہے تو اس سکیم کے تحت گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے گودام تعمیر کئے گئے نیز کیا اس سکیم میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے اس سکیم کی شرائط قواعد وضوابط کو عوام کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب کی طرف سے قائم کردہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار سارے پنجاب پر محیط ہے اگر ہے تو لاہور کے علاوہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دفاتر کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں؟

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے افسران اور ملازمین کی فہرست ایوان کو آگاہی کے لئے فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 2 جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 20 مارچ 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ درست ہے کہ جون 2012ء میں نجی شعبہ کے تعاون سے خوراک ذخیرہ کرنے کے لئے پالیسی بنائی گئی تھی اور اس پر اب بھی کام ہو رہا ہے۔ جس کی تفصیل جزو (ب) میں دی گئی ہے۔

(ب) جون 2010ء میں نجی شعبہ کے تعاون سے 9 لاکھ میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی اضافی گنجائش کے لئے انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کی زیر نگرانی پہلے فیز میں 3,50,000 میٹرک ٹن گنجائش کے لئے پری کوالیفیکیشن کے لئے مارچ 2012ء اشتہار دیا گیا اور اس طرح 12 فرموں میں سے 7 فرمیں ڈیپارٹمنٹ کی شرائط پر پوری اتریں۔ لیکن دسمبر 2012ء میں شرائط سخت ہونے پر کسی بھی فرم نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اب دوبارہ اس سکیم کی شرائط قواعد وضوابط کو عوام کی آگاہی کے لئے ملکی وغیر ملکی اخبار میں مشتہر کیا گیا اور اس طرح 19 فرموں نے اظہار دلچسپی ظاہر کی ہے۔ جن کے کاغذات کی جانچ پڑتال جاری ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012ء کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، (Punjab Food Authority Act, 2011 (2011) کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں کے لیے صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے، فی الوقت پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف ضلع لاہور میں کارروائی کر رہی ہے لیکن جلد ہی اس کا دائرہ کار صوبہ پنجاب کے دیگر اضلاع تک وسیع کر دیا جائے گا۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے افسران اور ملازمین کی فہرست منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2014ء)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی تفصیلات

*3566: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں اور ان کی ذخیرہ کرنے کی استعداد کیا ہے؟

(ب) یہ گودام کب تعمیر کئے گئے ان کھنڈر بنتے ہوئے گوداموں کی مرمت کے لئے حکومت نے کوئی فنڈز مختص کئے ہیں یا نہیں گزشتہ پانچ سال کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) گندم کی پیداوار اور استعمال میں اضافہ کے پیش نظر ذخیرہ کرنے کی استعداد بڑھانے کے لئے کیا حکومت نئے گودام تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) گذشتہ سال ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی گندم خریدی گئی، کیا خریداری دیئے گئے ٹارگٹ کے مطابق تھی اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 2 جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 30 مارچ 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ خوراک کے گوداموں کی تعداد 47 ہے۔ ان میں 75100 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔ پی آر سنٹر وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سنٹر	تعداد گودام	گنجائش ذخیرہ (میٹرک ٹن)
1	ٹوبہ ٹیک سنگھ	13	22500
2	چٹیانہ	5	10000
3	جانی والا	2	3000
4	پیر محل	5	10500
5	رجانہ	6	9000
6	کمالیہ	8	10000
7	گوجرہ	7	8700
8	چراغ آباد	1	1400
	کل میزان	47	75100

(ب) ضلع ہذا کے گوداموں کی تعمیر مختلف سالوں میں ہوئی تھی جو تقریباً 1954ء سے لے کر 1986ء تک ہوئی تھی۔ گزشتہ پانچ سالوں میں گوداموں کی مرمت کے لئے محکمہ خوراک نے 8831373.00 روپے مختص کئے تھے۔ 7803230.00 روپے خرچ ہوئے تھے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سنٹر	سال	الاٹ شدہ بجٹ	خرچہ
1	چٹیانہ	2008-09	2075834	1947985
2	-	2009-10	-	-
3	ٹوبہ ٹیک سنگھ	2010-11	1864500	1845242
4	پیر محل	2010-11	1922000	1922000
5	چٹیانہ	2011-12	2155500	1341961
6	چٹیانہ	2012-13	813539	746042
	کل میزان		8831373	7803230

(ج) ضلع ہذا میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے ضرورت کے مطابق گودام موجود ہیں۔ اس لئے مزید گودام بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(د) گزشتہ سال ضلع ہذا کا ہدف خریداری گندم 98400 میٹرک ٹن تھا جو مکمل کرنے کے بعد 98400 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 103500 میٹرک ٹن کر دیا گیا تھا اور 101189.300 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی تھی۔ سنٹر وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سنٹر	ہدف خرید گندم	اضافی ہدف	خرید کردہ گندم (میٹرک ٹن)
1	ٹوبہ ٹیک سنگھ	11000	11500	11014.000
2	چٹیانہ	11000	11500	11500.00
3	رجانہ	11000	13900	13858.400

4	جانیوالا	10400	11000	11000.000
5	کمالیہ	25000	23600	22296.400
6	پیر محل	30000	32000	31620.500
	میزان	98400	103500	101189.300

(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2014ء)

فیصل آباد: گندم خریدنے کا ہدف اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3616: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد میں محکمہ خوراک کے کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس تحصیل میں محکمہ کے کتنے مستقل اور کتنے عارضی مرکز خرید گندم ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) سال 2012 اور 2013 کے دوران کتنی گندم خرید کی گئی؟

(د) حکومت نے آئندہ اس تحصیل سے کتنی گندم خرید کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے؟

(ہ) کیا اس تحصیل میں حکومت مزید مرکز خرید گندم بنانے اور کسانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 جنوری 2014ء   تاریخ ترسیل 30 مارچ 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں مرکز وار جو اہلکاران تعینات ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔ تدندلیانوالہ 07 اہلکاران

2۔ کنجوانی 05 اہلکاران

3۔ ماموں کانجن 07 اہلکاران

(ب) تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ خوراک کے تین مستقل مراکز خرید گندم ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔تاندلیانوالہ 2۔کنجوانی 3۔ماموں کانجن

تاندلیانوالہ میں کوئی عارضی مرکز خرید گندم نہ ہے۔

(ج) گندم خریداری سال 13-2012ء کے دوران 413446 بوری (وزن 100 کلو گرام) اور گندم خریداری سال 14-2013ء کے دوران 555368 بوری (وزن 100 کلو گرام) خریدی گئی تھی۔

(د) تحصیل تاندلیانوالہ کا سال 15-2014ء کے لیے ہدف خریداری گندم 532000 بوری (وزن 100 کلو گرام) مقرر کیا گیا ہے۔

(ہ) تحصیل تاندلیانوالہ میں جو گودام ہائے بنائے گئے ہیں ان کی استعداد ذخیرہ کاری 855000 بوری (وزن 100 کلو گرام) ہے جو کہ خرید گندم کی ذخیرہ کاری کے لئے کافی ہے اور فی الوقت مزید گودام تعمیر کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ محکمہ خوراک کاشتکاروں کو Minimum Guarantee کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے اور مراکز خریداری گندم پر کاشتکاروں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 مئی 2014ء)</u>

<u>ساہیوال میں محکمہ خوراک کے گندم کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات</u>

<u>*3618: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:</u> کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ خوراک کے گودام کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں پرانے یا خستہ حالت کتنے ہیں؟

(ب) ہر گودام میں کتنی گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہے اور اس وقت کتنی گندم موجود ہے؟

(ج) یہ گندم کن سالوں میں کتنی رقم سے خریدی گئی تھی؟

(د) ان گوداموں پر تعینات سٹاف کی تعداد بتائی جائے؟

(ہ) چیچہ وطنی شہر نزد اوور ہیڈ برج جو گودام ہیں وہ کس طرز کے ہیں، کیا حکومت اس طرز کے گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 30 مارچ 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع ساہیوال میں 12 مقامات پر محکمہ خوراک کے گودام موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ ساہیوال، 2- 138/9-L، 3۔ ہڑپہ، 4۔ کمیر، 5۔ داد فتیانہ، 6۔ چیچہ وطنی، 7۔ کسوال، 8۔ اقبال نگر، 9۔ غازی آباد، 10۔ 170/9-L، 11۔ کمانڈ، 12۔ 182/9-L

ضلع ساہیوال میں کل 74 گوداموں میں سے کوئی گودام بھی خستہ حالت نہ ہے۔ بلکہ تمام گودام قابل ذخیرہ اور استعمال میں ہیں۔ آخر الذکر سنٹر میں واقع 2 عدد گوداموں کی چھتیں قابل مرمت ہیں تاہم تمام 12 سنٹروں کے 74 گوداموں میں گندم ذخیرہ کی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ تین سنٹروں ساہیوال، چیچہ وطنی اور کسوال پر بن موجود ہیں۔ مگران میں عرصہ دراز سے پرانے اور لیکی سٹرکچر ہونے کی وجہ سے گندم ذخیرہ نہیں ہوتی۔

(ب) ضلع ساہیوال میں واقع 12 مقامات پر گوداموں کی تعداد اور ان میں گنجائش ذخیرہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام سنٹر	تعداد گودام	گنجائش فی گودام (میٹرک ٹن)	کل گنجائش گودام (میٹرک ٹن)
1۔	ساہیوال	4	500	2000
	۔ایضاً۔	2	2000	4000
2۔	ہڑپہ	3	1100	3300
	۔ایضاً۔	2	1000	2000
3۔	138/9-L	2	1000	2000

4۔	کمیر	4	1100	4400
	۔ایضا۔	4	1000	4000
5۔	داد فتیانہ	3	1000	3000
6۔	چیچہ وطنی(غلہ منڈی گودام)	2	1000	2000
	۔ایضا۔(ریلوے پھاٹک گودام)	4	1000	4000
	۔ایضا۔(تھانہ گودام)	3	1000	3000
7۔	کسوال	9	1000	9000
8۔	اقبال نگر	4	1000	4000
9۔	غازی آباد	8	1000	8000
10۔	170/9-L	16	1100	17600
11۔	کماند	2	1100	2200
12۔	182/9-L	2	1000	2000
	میزان	74		76500

اس وقت صرف پی آر سنٹر داد فتیانہ کے ایک گودام میں 517.850 میٹرک ٹن گندم سکیم 14۔2013ء کی بقایا پڑی ہے۔

(ج) گزشتہ سال سکیم 14۔2013ء میں کل گندم وزن 173315.200 میٹرک ٹن مالیتی

-/5212454640 روپے خرید ہوئی۔ جس میں صرف 517.850 میٹرک ٹن مالیتی

-/15574339 روپے کا سٹاک داد فتیانہ سنٹر پر بچا ہے باقی تمام گندم کی نکاسی ہو گئی ہے۔

(د) ضلع ہذا کے 12 عدد سنٹروں کے گوداموں پر موجود تعینات سٹاف کی تعداد کے بارے میں تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سنٹر	تعینات سٹاف
1۔	ساہیوال	رائے مشتاق، اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، فاروق عبداللہ، فوڈ گرین انسپکٹر
2۔	138/9-L	فیض محمود فوڈ گرین سپروائزر، آصف خان فوڈ گرین انسپکٹر
3۔	ہڑپہ	اخلاق احمد، اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، مدثر فوڈ گرین سپروائزر
4۔	کمیر	آصف خان، فوڈ گرین انسپکٹر، محمد علی فوڈ گرین سپروائزر
5۔	داد فتیانہ	سویم مصطفےٰ، فوڈ گرین انسپکٹر، تصور حسین فوڈ گرین سپروائزر
6۔	چیچہ وطنی (غلہ منڈی گودام)	اظہر حسین، فوڈ گرین انسپکٹر، زوار حسین، فوڈ گرین سپروائزر
7۔	کسوال	اعجاز حامد فوڈ گرین انسپکٹر، زوار حسین فوڈ گرین سپروائزر
8۔	اقبال نگر	رائے سعید احمد فوڈ گرین انسپکٹر، اظہر حسین فوڈ گرین انسپکٹر
9۔	غازی آباد	عابد کمال فوڈ گرین انسپکٹر، ارسلان تنویر فوڈ گرین سپروائزر
10۔	170/9-L	طارق محمود، فوڈ گرین انسپکٹر، ذیشان سعید فوڈ گرین سپروائزر
11۔	کماند	محمد انور، فوڈ گرین انسپکٹر، محمد قاسم فوڈ گرین سپروائزر
12۔	182/9-L	رانا خالد اکرم فوڈ گرین انسپکٹر، ناصر علی، جونئیر انالسٹ

(ہ) پی آر سنٹر چیچہ وطنی پر اور ہیڈ برج کے ساتھ واقع گودام ہاؤس ٹائپ ہیں اور ان گوداموں میں مزید ہاؤس ٹائپ گودام بنانے کی گنجائش موجود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مئی 2014ء)

گندم پالیسی اور ٹارگٹ مقرر کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3626: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی گندم پالیسی کیا ہے اور ٹارگٹ مقرر کرنے کا کیا طریق کار ہے؟
(ب) حکومت غریب کسانوں کو زرعی ادویات سمیت کون کون سی اشیاء زرعی مقاصد کے لئے اپنے مقررہ نرخوں پر مہیا کرتی ہے اور کسانوں سے فصلات خصوصاً گندم بھی مقررہ نرخوں پر خریدتی ہے؟
(ج) محکمہ خوراک کون کونسی فصلات واجناس کی خریداری کرتا ہے اور دیگر اجناس کی خریداری اور فراہمی کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) گندم خریداری کا بنیادی مقصد کاشتکاران کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ دلوانا اور علاقہ میں فوڈ سکیورٹی کے تحت گندم سٹاک کرنا ہے تاکہ عام صارفین کو آٹا حکومت کے مقررہ نرخ پر وافر مقدار میں دستیاب ہو۔ گندم خریداری کا ہدف وفاقی حکومت گزشتہ سالوں کی کھپت اور فوڈ سکیورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے کرتی ہے۔

(ب) محکمہ خوراک پنجاب صرف گندم کی خریداری حکومت کے مقررہ نرخ پر کرتا ہے۔

(ج) محکمہ خوراک پنجاب صرف گندم کی خریداری کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 مئی 2014ء)

گندم کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*3727: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گندم کی خریداری کے دوران حکومت کی طرف سے تحصیل کی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنٹر انچارج اپنی مرضی سے کمیٹیاں بناتے ہیں؟

(ج) کیا کمیٹیاں میرٹ پر تشکیل دی جاتی ہیں اور ان میں کسانوں اور عوامی نمائندوں کو شامل کیا جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت کمیٹیوں کو مزید فعال بنانے کے بارے میں کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) دوران گندم خریداری کاشتکاران کی شکایت کا ازالہ کرنے بشمول اجراء باردانہ کا جائزہ لینے کے لئے، حکومت کی منظوری سے ڈی سی او صاحبان اپنے ضلع میں 3 کمیٹیاں تشکیل دیتے ہیں جو کہ ضلع، تحصیل اور مرکز خریداری گندم کی سطح پر قائم کی جاتی ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ممبران ضلعی کمیٹی

1)	ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر	2)	ایم پی اے
3)	ڈسرکٹ پولیس آفیسر	4)	ایگزیکٹو ضلعی آفیسر (ایگریکلچر)
5)	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر	6)	کاشتکاران کا نمائندہ

ممبران تحصیل کمیٹی

1)	اسسٹنٹ کمشنر	2)	سب ڈویژنل پولیس آفیسر

3)	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت	4)	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر

مصالحتی کمیٹی

1)	سنٹر کوآرڈینیٹر	2)	نمبردار حلقہ موضع
3)	ایم پی اے کا نمائندہ	4)	انچارج سنٹر

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تمام کمیٹیاں ڈی سی او صاحبان اپنے ضلع میں تشکیل دیتے ہیں۔

(ج) تمام کمیٹیاں میرٹ پر تشکیل دی جاتی ہیں اور ان میں کسانوں اور عوامی نمائندوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

(د) تمام کمیٹیاں حکومت کی منظوری کے بعد تشکیل دی جاتی ہیں، جو اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے انجام دیتی ہیں اور آج تک ان کمیٹیوں کی کارکردگی کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مئی 2014ء)

گندم کے کوٹہ سے متعلقہ تفصیلات

*3728: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ اور ساہیوال میں واقع فلور ملز کو گندم کا جو کوٹہ دیا جاتا ہے اس میں تفریق پائی جاتی ہے کیا حکومت ایک ہی ڈویژن کے دو اضلاع میں جو تفریق پائی جاتی ہے اس کو یکساں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب کے تمام اضلاع میں واقع فلور ملز کو گندم کا کوٹہ یکساں بنیادوں پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) گندم ریلیز پالیسی 14-2013ء کے مطابق ضلع اوکاڑہ اور ساہیوال کی فلور ملز کو 25 بوری فی باڈی کے حساب سے کوٹہ گندم یکساں طور پر جاری کیا جاتا رہا ہے جس میں کوئی تفریق نہ تھی۔

(ب) محکمہ خوراک پنجاب کا بنیادی مقصد کاشتکاران کو ان کی محنت کا بہتر معاوضہ دلوانا اور آٹے کو حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر وافر مقدار میں مارکیٹ میں دستیابی کو یقینی بنانا ہے۔اس سلسلہ میں کوٹہ گندم ہر ضلع کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع کی فلور ملز کو ان کی استعداد پسائی کے مطابق بغیر تفریق کئے جاری کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مئی 2014ء)

تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد: سرکاری گوداموں اور گندم سے متعلقہ تفصیلات

*3734: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ (فیصل آباد) کے سرکاری گندم کے گوداموں میں اس وقت کتنی گندم پڑی ہوئی ہے تفصیل ہر گودام کی علیٰحدہ علیحدہ دیں، یہ گندم کس کس سال کی پڑی ہے؟

(ب) ان گوداموں میں کتنی گندم انکی Storage کپیسٹی سے زیادہ ہے، تفصیل گودام وائز بتائیں؟

(ج) زیادہ گندم سٹور کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اپریل 2014ء میں گندم کی خرید کا جو سیزن آنے والا ہے، ان میں جو گندم خرید کی جائے وہ کہاں پر رکھی جائے گی؟

(ہ) کیا حکومت اس سیزن کے آنے سے پہلے پہلے اس تحصیل کے گودام سے گندم فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کے سرکاری گوداموں میں مورخہ 2014-05-11 تک 27064.650 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ شدہ ہے۔اس کی گودام وار تفصیل حسب ذیل ہے، یہ گندم سکیم 2014-15ء سے متعلقہ ہے۔

نمبر شمار	نام مرکز ذخیرہ گندم	گندم ذخیرہ شدہ (میٹرک ٹن)
1	تاندلیانوالہ	5600.800 میٹرک ٹن

2	کنجوانی	4974.300 میٹرک ٹن
3	مامون کانجن	16489. 550 میٹرک ٹن
	میزان	27064.650 میٹرک ٹن

(ب)ان گوداموں میں ذخیرہ کی گئی گندم گوداموں کی Storage کیپسٹی سے زائد نہ ہے۔ جسکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام مرکز ذخیرہ گندم	استعداد ذخیرہ کاری (میٹرک ٹن)	گندم ذخیرہ شدہ (میٹرک ٹن)
1	تاندلیانوالہ	8250	5600.800
2	کنجوانی	7500	4974. 300
3	مامون کانجن	67500	16489.550

(ج)تاحال سٹوریج کیپسٹی سے زائد گندم ذخیرہ نہ کی گئی ہے۔

(د) موجودہ سیزن میں جو گندم تحصیل تاندلیانوالہ کے مراکز ذخیرہ گندم پر خریدی جائیگی وہ وہیں پر ذخیرہ کی جائیگی۔

(ہ)سابقہ سکیم 14۔2013ء سے متعلقہ تمام گندم فروخت کی جاچکی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مئی 2014ء)

گندم کی خریداری اور گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*3744: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف)13۔2012ء کے دوران گندم کی خریداری کا کتناہدف مقرر کیاگیااور ہدف کو حاصل کرنے کے لئے حکومت نے کیااقدامات اٹھائے؟

(ب) گندم کو سٹور کرنے کے لئے حکومت نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے نئے گودام تعمیر کئے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ج)اس وقت صوبہ میں گندم سٹور کرنے کے لئے کل کتنے سٹور موجود ہیں اوران میں کتنی گندم سٹور کی جارہی ہے ؟

(تاریخ وصولی 21 جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) سال 13-2012ء جب کہ محکمانہ سکیم 14-2013ء کے دوران حکومت نے گندم خریداری کے لئے 35 لاکھ میٹرک ٹن کا ہدف مقرر کیا جو بعد میں بڑھا کر 40 لاکھ میٹرک ٹن کر دیا گیا۔ گندم خریداری کا اصل مقصد کسان کو اس کی محنت کا حکومت کے مقررہ نرخ پر معاوضہ دلوانا اور مارکیٹ میں آٹا کی حکومت کے مقررہ نرخ پر وافر مقدار میں دستیابی کو یقینی بنانا ہوتا ہے تاکہ عام صارفین کو آٹا مقررہ نرخ پر دستیاب ہو۔ مذکورہ سال میں خریداری گندم کے لئے 376 پرچیز / فلیگ سنٹر قائم کئے گئے اور گندم صرف زمیندازان سے خرید کی گئی، زمینداران کی آمدہ شکایات کے ازالہ کے لئے ڈی سی او صاحبان نے اپنے ضلع میں 3 کمیٹیاں ضلعی، تحصیل اور مرکز خریداری کی سطح پر بنائیں اور محکمہ خوراک پنجاب نے مقررہ ہدف کے عوض 3,675,560 میٹرکٹ ٹن گندم خرید کی۔

(ب) جون 2010ء میں 9 لاکھ میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی اضافی گنجائش کے لئے انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کی زیر نگرانی پہلے فیز میں 3,50,000 میٹرک ٹن گنجائش کے لئے فرموں کی prequalification کے لئے مارچ 2012ء میں اخبارات میں اشتہار دیا گیا اور اس طرح 12 فرموں میں سے 7 فرمیں محکمانہ شرائط پر پوری اتریں۔ لیکن دسمبر 2012ء میں شرائط سخت ہونے پر کسی بھی فرم نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اب دوبارہ اس سکیم کی شرائط قواعد و ضوابط کو عوام کی آگاہی کے لئے ملکی وغیر ملکی اخبارات میں مشتہر کیا گیا اور اس طرح 19 فرموں نے اظہار دلچسپی ظاہر کیا ہے جن کے کاغذات کی جانچ پڑتال جاری ہے۔

(ج) محکمہ خوراک پنجاب کو حکومت کی طرف سے صوبہ میں خوراک کی ضروریات کے لئے ہر سال تقریباً40لاکھ میٹرک ٹن گندم خرید کرنے کا ہدف تفویض کیا جاتا ہے۔ جبکہ محکمہ کے پاس گندم کو ذخیرہ کرنے کی معیاری ذخیرہ کاری گنجائش 2135900 میٹرک ٹن ہے۔ یہ گنجائش ضروریات کے مطابق کافی نہ ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	قسم ذخیرہ گاہ	تعداد	کیپسٹی میٹرک ٹن
1۔	ہاؤس ٹائپ گودام	1918	1699000
2۔	سائیلوز	21	82000
3۔	بنز	1151	41400
4۔	بنی شیل	211	313500
	کل گنجائش		2135900

(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2014ء)

لاہور رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 21 اکتوبر 2014ء سیکرٹری

10واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات مورخہ 23 اکتوبر 2014ء

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ خوراک

لاہور: بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کرنے سے متعلقہ تفصیلات

81: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت ہو رہا ہے جس سے عوام میں انتہائی مہلک امراض پیدا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا پنجاب فوڈ اتھارٹی ایسے قصابوں کی دکانوں کو مکمل طور پر بند کرتے ہوئے کارروائی کرتی ہے اگر کرتی ہے تو گزشتہ ایک سال میں ہونے والی کارروائی سے متعلقہ بیان فرمائیں؟

(ج) بیمار جانوروں اور پانی ملا گوشت فروخت کرنے پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کے کون سے قوانین کے تحت مقرر کرتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014ء تاریخ ترسیل 26 جون 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) محرک نے مندرجہ بالا تحریک کے لاہور میں مضر صحت گوشت کی فروخت سے متعلق بحث کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے تاہم پھر بھی ادارہ ہذا کی جانب سے احتیاط برتتے ہوئے فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمز ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔

(ب) وفاقی حکومت کے طے شدہ قوانین (Federal Government Rules of Business) کے مطابق گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963ء (Punjab Animal Slaughter Control Act,1963) کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ مزید براں ذبح خانے (Slaughter houses) متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

(ج) قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ وفاقی حکومت کے طے شدہ قوانین (Federal Government Rules of Business) کے مطابق گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ کی چیک کرنے کی ذمہ داری پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963ء Punjab

(Animal Slaughter Control Act,1963کے تحت محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21اکتوبر 2014ء)

صوبہ بھر میں ترپال گندم گودام سے متعلقہ تفصیلات

194: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تقریباً تمام اضلاع میں ترپال گندم گودام بنائے گئے ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ترپال گندم گودام بنانے کے لئے زمین کرایہ پر حاصل کی جاتی ہے ؟

(ج) کیا حکومت ان ترپال گندم گوداموں کی جگہ مستقل گندم گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائیں تاکہ ہر سال ترپال گندم گودام پر خرچ ہونے والی رقم بچ سکے ؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2014ء تاریخ ترسیل 12 جولائی 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) جی یہ درست ہے کہ صوبہ کے تقریباً تمام اضلاع میں ٹارگٹ کے مطابق خرید کردہ گندم ضلع میں موجود گنجائش ذخیرہ سے زیادہ ہونے کی صورت میں ترپال گندم گودام بنا کے ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں! ترپال گندم گودام بنانے کے لئے زمین کرایہ پر محکمہ کی طرف سے تشکیل کی گئی کمیٹی کی منظوری کے بعد کرایہ پر حاصل کی جاتی ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں 1,00,000 میٹرک ٹن گنجائش کا سائیلوز میں سے پہلے مرحلہ میں 30,000 میٹرک ٹن کے سائیلوز مانہ احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ انشاء اللہ محکمہ کی پوری کوشش ہے کہ آئندہ خریداری گندم کو ان سائیلوز میں ذخیرہ کرے اور دوسرے مرحلہ میں 30,000 میٹرک ٹن فاضل پور ضلع راجن پور، 40,000 میٹرک ٹن رکھ چھبیل ضلع لاہور میں 30,000 میٹرک ٹن بہاول پور کے لئے PC-1 مجاز اتھارٹی محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے منظوری دے دی ہے اور فنڈز بھی مختص کر دیئے ہیں ان اضلاع میں تعمیرات کا کام اس سال شروع ہو جائے گا۔ اسی طرح پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ (PPP) کے تحت بھی 50,000 میٹرک ٹن کے ایک سائیلوز (Silos) کی تعمیر کے لئے ٹینڈر جاری کئے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21اکتوبر 2014ء)

ضلع لودھراں میں گندم سٹور کرنے کے لئے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

199: جناب محمد عامر اقبال شاہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لودھراں میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام کس کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) سال 2012ء اور 2013ء میں ضلع لودھراں کے لئے سرکاری ہدف گندم خریدنے کا کیا تھا کیا اس کے مطابق گندم خرید کی گئی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ گوداموں میں کتنی گندم سٹور کی گئی ہے، کتنے سٹور ناکارہ ہیں اور کتنی گندم کھلی جگہ پر سٹور کی گئی؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2014ء تاریخ ترسیل 12 جولائی 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع لودھراں میں گندم ذخیرہ کاری کے لئے گوداموں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام مراکز خریداری
1	لودھراں
2	دھنوٹ
3	کہروڑپکا
4	دنیاپور

اس کے علاوہ ضلع لودھراں میں اوپن ذخیرہ کاری کے لئے کرایہ پر بھی گودام حاصل کئے جاتے ہیں۔

(ب) سال 13-2012ء اور 14-2013ء ضلع لودھراں میں گندم خریداری کا ہدف اور تفصیل خریداری گندم درج ذیل ہے:-

ہدف سال 13-2012ء	خریداری سال 13-2012ء	ہدف سال 14-2013ء	خرید سال 14-2013
94000 م ٹن	75092.403 م ٹن	105300 م۔ٹن	95412.563 ٹن

دوران خریداری گندم اوپن مارکٹ میں گندم کا ریٹ حکومت کے مقررہ ریٹ سے زیادہ ہو گیا تھا اور اس لئے زمینداران کاشتکاران نے اپنی گندم محکمہ خوراک کو فروخت نہ کی۔ جس کی وجہ سے ضلع لودھراں میں اہداف حاصل نہ ہو سکے۔

(ج) ضلع لودھراں میں سال 13-2012ء اور 14-2013ء میں گندم سٹور کرنے کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال 13-2012ء

نام سنٹر	مقدار گندم گوداموں میں م۔ٹن	مقدار گندم اوپن م۔ٹن
دنیاپور	23442.690	348.000

ذخیرہ	۔	12611.760
جلہ ایٹ لودھراں	18589.480	1081.460
قطب پور ایٹ دنیاپور	1292.171	8575.662

سال14-2013ء

نام سنٹر	مقدار گندم گوداموں میں م ٹن	مقدار گندم اوپن م۔ٹن
دنیاپور	25765.930	4183.370
ذخیرہ	۔	16471.300
جلہ ایٹ لودھراں	12062.718	12037.455
قطب پور ایٹ دنیاپور	13747.810	۔
چٹ نہرا یٹ کہروڑپکا	11143.980	

تفصیل ناکارہ / ناقابل استعمال گودام

1. سنٹر کہروڑپکا کی حدود میں 55 عدد بنز موجود ہیں۔ لیکن گندم سٹور کرنے کے قابل نہ ہیں۔
2. سنٹر دھنوٹ کی حدود میں 10 عدد گودام درست حالت میں موجود ہیں جن میں گندم سٹور کی جاسکتی ہے۔ لیکن سڑک کے دونوں طرف ناجائز قابضین نے دوکانوں کے آگے تھڑہ جات / ناجائز تجاوزات قائم کررکھے ہیں جس کی وجہ سے گاڑیاں گزرنا ممکن نہ ہیں اس لئے گندم سٹور نہ کی جاسکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2014ء)

ساہیوال ڈویژن میں فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

246: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں کتنی فلور ملز ہیں باڈی وائز آگاہ کریں؟

(ب) ان فلور ملز کو مالی سال 13۔2012ء اور 14۔2013ء کے دوران کتنی گندم فراہم کی گئی اور کس شرح سے گندم کا کوٹہ جاری کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ڈویژن کے دو اضلاع ساہیوال اور پاکپتن کو اوکاڑہ ضلع سے کم کوٹہ گندم جاری کیا جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت ضلع اوکاڑہ کی طرح ان اضلاع کو برابر کوٹہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 04 جولائی 2014ء   تاریخ ترسیل 16 جون 2014ء)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ساہیوال ڈویژن میں 35 فلور ملز ہیں جن کی باڈیز وائز تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

I	دوران سال 13-2012ء ساہیوال ڈویژن کی فلور ملز کو بحساب 25-30 بوری فی باڈی یکساں طور پر جاری کیا گیا اور کل 175147.68 میٹرک ٹن گندم جاری کی گئی۔
II	دوران سال 14-2013ء ساہیوال ڈویژن کی فلور ملز کو بحساب 25-30 بوری فی باڈی یکساں طور پر جاری کیا گیا اور کل 124096.30 میٹرک ٹن گندم جاری کی گئی۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ ساہیوال ڈویژن کے تمام اضلاع میں محکمانہ پالیسی کے مطابق یکساں طور پر کوٹہ گندم جاری کیا گیا۔

(د) پنجاب کے تمام اضلاع میں محکمانہ پالیسی کے مطابق فلور ملز کو یکساں طور پر کوٹہ گندم جاری کیا جاتا ہے اور حکومت اس سلسلہ میں اپنی پالیسی تبدیل کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2014ء)</u>

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 21 اکتوبر 2014ء — سیکرٹری

بروز جمعرات مورخہ 23 اکتوبر 2014 بابت محکمہ خوراک کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ راحیلہ انور	1220-826
2	محترمہ فائزہ احمد ملک	3163-1304
3	ڈاکٹر نوشین حامد	1673-1672
4	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	2028
5	میاں طارق محمود	2136-2134
6	محترمہ لبنیٰ فیصل	2335-2297
7	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2355
8	جناب محمد عارف عباسی	2374
9	محترمہ سعدیہ سہیل رانا	2963
10	باؤ اختر علی	3000-2997
11	سردار شہاب الدین خان سہیڑ	3073
12	ملک احمد یار ہنجرا	3133
13	میاں طاہر	3152-3151
14	ڈاکٹر صلاالدین خان	3393-3388
15	ملک محمد جاوید اقبال اعوان	3409
16	جناب محمد انیس قریشی	3494
17	جناب امجد علی جاوید	3566-3565
18	جناب جعفر علی ہوچہ	3734-3616

19	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	3618
20	لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	3626
21	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	3727-3728
22	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	3744